فقہ کا دورِ تقلید محض

سید محمد عمیم الاحسان مجددی برکتی

یہ دور یعنی فقہ بزمانۂ تقلید محض، ساتویں صدی کے وسط سے شروع ہو کر آج تک قائم ہے، اس دور میں اجتہاد کی ہوائیں بالکل رک گئیں، آزادیٔ رائے ختم ہو گئی۔ مسائل کی تحقیق و تفریع کا سلسلہ بند ہو گیا۔ جدل اور مناظرے کی گرم بازاری بھی سرد پڑ گئی۔ خاص اپنے اپنے مذہب کے ماسبق فقہاء کی آراء و اقوال پر نہایت جمود کے ساتھ خواص اور عوام قائم ہو گئے اور ہر مسئلہ میں اگلوں کی رائے تلاش کی جانے لگی۔ دوسرے مذاہب اور ان کی کتابوں سے تقریباً ہر طرح کا تعلق منقطع ہو گیا۔

اس دور میں چند علماء کے علاوہ رتبۂ اجتہاد تک پہنچنے والے علماء بھی نظر نہیں آتے، جو ہیں وہ بھی نصف اول میں مثلاً حنفیہ میں کمال ابن الہمام، زیلعی اور ابن کمال پاشا وغیرہ۔

مالکیہ میں ابن دقیق العید (۷۰۲ھ) وغیرہ۔ شافعیہ میں عز بن عبدالسلام (۶۶۰ھ) ابن السبکی (۷۷۱ھ) سیوطی (۹۱۱ھ) وغیرہ اور حنبلیہ میں ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) اور ابن القیم (۷۵۱ھ) وغیرہ جو مذاہب اربعہ کے بہترین علماء تھے۔ مگر وہ بھی ائمہ انتساب سے بڑھ نہ سکے۔ اگلوں کے مقابلے میں ان کے اقوال مقبول نہ ہو سکے ان کو بھی عموماً آراء سابقہ پر رہنا پڑا۔ لیکن اس دور کے نصف ثانی سے چودھویں صدی کے تقریباً نصف سے شروع ہوتا ہے۔ حالت بالکل بدل گئی، نشان راہ میں تغیر آ گیا، گویا اعلان کر دیا گیا کہ کسی فقیہ کو اختیار و ترجیح کا حق حاصل نہیں۔ اس کا زمانہ گزر گیا، بلکہ قدماء کی کتابوں اور لوگوں کے درمیان بھی دیوار حائل ہو گئی، صرف ان کتابوں پر قناعت کرنا پڑی جو ان کے سامنے تھیں۔

اس دور میں کچھ تو دور دوم کی کتابیں رہیں اور کچھ ان سے مختصرات اور متون لکھے گئے جو اس قدر مختصر اور مغلق کہ ان کا سمجھنا دشوار تر ہو گیا۔ اس لئے اس کی شرحیں حواشی اور تعلیقات لکھنا پڑے، انہی متون و شروح اور چند کتب فتاویٰ پر مذاہب اربعہ میں سے ہر مذہب کے عوام و خواص کا دارومدار ہے۔

ایک عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ چاند کی فضیلت دوسرے تمام ستاروں پر (سنن ابوداود و ترمذی)

اب ہم اس دور کے چند مخصوص حنفی اکابر وفقہاء کے مختصر تذکرہ کے بعد اس تاریخ کو ختم کرتے ہیں۔

۱۔ تاج الشریعۃ محمود بن صدر الشریعۃ اول محبوبی البخاری مؤلف شرح ہدایہ ومتن مشہور وقایۃ الروایۃ (احد المتون الاربعۃ) اس متن کو مؤلف نے صدر الشریعۃ ثانی اپنے پوتے کے لئے ہدایہ سے منتخب کر کے لکھا تھا، وفات ۶۷۳ھ۔

۲۔ زاہدی ابوالرجاء مختار بن محمود غزنی حنفی مؤلف قنیہ مجتبی شرح قدوری۔ (۶۷۳ھ)

۳۔ ابوالفتح عبدالرحیم بن ابی بکر عبدالجلیل المرغینانی السمرقندی مؤلف فصول عمادیۃ وغیرہ۔

۴۔ ابوالفضل مجدالدین عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی مؤلف المختار (احد المتون الاربعۃ) و شرعہ الاختیار (۶۸۶ھ)

۵۔ النسفی محمد بن ابوالفضل مؤلف عقائد ومنظومہ فقہ وغیرہ۔ (۶۸۶ھ)

۶۔ ابن الساعاتی مظفر الدین احمد بن علی بن ثعلب بغدادی مؤلف متن مجمع البحرین وغیرہ (۶۹۴ھ)

۷۔ النسفی ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد مؤلف مشہور داخل درس متن کنز الدقائق، اصول میں المنار اور تفسیر میں مدارک التنزیل ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ (۷۱۰ھ)

۸۔ سغناقی حسام الدین حسن بن علی فقیہ مؤلف نہایہ شرح ہدایہ۔ (۷۱۰ھ)

۹۔ سرحلقہ سلسلہ نظامیہ چشتیہ حضرت نظام الدین اولیاء سلطان المشائخ محمد بن احمد بن علی، بخاری بدایونی دہلوی صوفی فقیہ محدث۔ وفات ۷۲۵ھ۔

۱۰۔ الزیلعی ابومحمد فخر الدین عثمان بن علی بن محمد مؤلف تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق۔ (۷۴۳ھ)

۱۱۔ صدر الشریعہ ثانی عبیداللہ بن مسعود بن محمود مؤلف شرح وقایہ وتنقیح الاصول دتوضیح وغیرہ (۷۴۷ھ) شرح وقایہ اور توضیح مدارس میں داخل درس ہیں۔

۱۲۔ قاضی ابوحنیفہ سندی قاضی بھکر۔

۱۳۔ ابوحنیفہ اتقانی، امیر کاتب بن امیر عمر غازی قوام الدین مؤلف غایۃ البیان شرح ہدایہ وشرح حسامی وغیرہ۔ (۷۵۸ھ)

۱۴۔ طرسوی قاضی القضاۃ نجم الدین ابراہیم بن علی مؤلف فتاویٰ طرطوسی وانفع الرسائل وغیرہ۔ (۷۵۸ھ)

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

۱۵۔ شیخ عبدالوہاب بن احمد الدمشقی مؤلف منظومہ ابن دھبان ۔(۷۶۸ھ)

۱۶۔ سرحلقہ سلسلہ فردوسیہ کرویہ مخدوم جہاں حضرت شیخ احمد بن یحییٰ منیری بہاری شیخ الاسلام، شرف الدین محدث، فقیہ صوفی درجہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے۔ولادت ۶۶۱ھ۔وفات ۷۷۲ھ۔

۱۷۔ شیخ اسحٰق مغربی فقیہ صوفی ۔۷۷۶ھ۔

۱۸۔ شیخ امام الدین فقیہ دہلوی ۔(۷۸۰ھ)

۱۹۔ عالم بن علاء اندرپنی مؤلف فتاویٰ تاتارخانیہ ہندوستان میں فقہ کی پہلی کتاب جو امیر تاتارخانی کے حکم سے مؤلف نے تالیف کی ۷۸۶ھ۔(وفات ۷۸۶ھ)

۲۰۔ شیخ عمر بن محمد بن عوض ،سنامی مؤلف نصاب الاحتساب۔

۲۱۔ شیخ ابوالفتح رکن بن حسام ناگوری، مؤلف فتاویٰ حمادیہ ۔

۲۲۔ بابرتی اکمل الدین محمد بن محمود احمد مؤلف عنایۃ شرح ہدایہ شرح سراجیہ، شرح اصول بزدوی، شرح مختصر ابن حاجب وغیرہ (۷۸۹ھ)

۲۳۔ سرحلقۂ سلسلہ حضرات نقشبندیہ سیدالطائفہ خواجہ خواجگان سیدنا حضرت سید بہاؤالدین نقشبند وفات ۷۹۱ھ۔

۲۴۔ شیخ اسمٰعیل بن محمد ملتانی، فقیہ (۷۹۵ھ)

۲۵۔ حضرت شیخ رکن الدین زرادی فقیہ، استاد اخی سراج بنگالی۔

۲۶۔ مولانا افتخار الدین گیلانی دہلوی، فقیہ استاد حضرت نصیرالدین چراغ دہلی۔

۲۷۔ ابوبکر بن علی الحدادی مؤلف الجوہرالنیرہ وسراج الوہاج۔وفات ۸۰۰ء۔

۲۸۔ سید شریف علی بن محمد جرجانی مؤلف شرح ہدایہ وشرح وقایہ وشریفیہ (۸۱۶ھ)

۲۹۔ کردری محمد بن محمد بن محمد بن شہاب مؤلف فتاویٰ بزازیہ المشہور بوخیر کردری۔(۸۲۸ھ)

۳۰۔ قاری البدایہ سراج الدین عمر بن علی مؤلف فتاویٰ وتعلیقات ہدایہ (۸۲۹ھ)

۳۱۔ ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی مؤلف فتاویٰ ابراہیم شاہی ۔(۸۵۵ھ)

۳۲۔ حافظ بدرالدین محمود بن احمد العینی قاضی القضاۃ مؤلف شرح ہدایہ۔شرح معانی الآثار، شرح بخاری وغیرہ (۸۵۵ھ)

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

۳۳۔ ابن الہمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد بن عبدالحمید السیواسی مؤلف فتح القدیر زادالفقیر، التحریر فی الاصول وغیرہ، مجتہدین میں ان کا شمار ہے۔(۸۶۱ھ)

۳۴۔ ابوالعدل زین الدین قاسم بن قطلو بغا محدث فقیہہ مؤلف شرح وقایہ وغیرہ۔(۸۷۹ھ)

۳۵۔ آ بن امیر حاج شمس الدین الحلبی مؤلف مُنیۃ المصلی وغیرہ۔(۸۷۹ھ)

۳۶۔ ملاخسرو بن محمد بن فراموز فقیہہ مؤلف غررالاحکام دورالحکام ومرقاۃ الاصول۔(۸۸۵ھ)

۳۷۔ ابن ملک شارح منار وغیرہ۔

۳۸۔ شیخ حسن چلپی فقیہ(۸۸۶ھ)

۳۹۔ یوسف بن جنید تو قانی اخی چلپی مؤلف ذخیرۃ العقبی حاشیہ شرح وقایہ۔(۹۰۵ھ)

۴۰۔ ابراہیم بن موسیٰ طبرابلسی مؤلف البرہان ومواہب الرحمٰن (وفات ۹۲۲ھ)

۴۱۔ مولانا الہداد جونپور شارح ہدایہ، بزدوی قنیہ وغیرہ۔(۹۲۳ھ)

۴۲۔ احمد بن سلیمان بن کمال پاشا رومی صاحب تصانیف کثیرہ ہمپایہ سیوطی (ــــ ھ)ان کا شمار اصحاب ترجیح میں ہے۔مؤلف شرح ہدایہ، اصلاح الوقایہ وغیرہ۔(۹۴۰ھ)

۴۳۔ شیخ بدہ بہاری استاد شیر شاہ سوری، اس عہد کے شیخ الاسلام۔

۴۴۔ ملاعصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ فقیہہ مؤلف شرح شرح وقایہ وغیرہ۔(۹۴۴ھ)

۴۵۔ سعدی چلپی سعداللہ بن عیسیٰ بن امیر خاں مفتی، محشی عنایہ۔(۹۴۵ھ)

۴۶۔ شیخ زادہ رومی محی الدین محمد بن مصلح الدین مؤلف مجمع الانہر وغیرہ۔ا۹۵ھ۔

۴۷۔ حلبی ابراہیم بن محمد بن ابراہیم۔مؤلف ملتقی الابحر، کبیری، شرح منیۃ المصلی وغیرہ۔(۹۵۶ھ)

۴۸۔ عبدالعلی برجندی شارح مختصر وقایہ۔

۴۹۔ شمس الدین محمد الخراسانی القہستانی مؤلف جامع الرموز ــــ ھ۔

۵۰۔ زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم، مؤلف الاشباہ والنظائر، بحرالرائق، رسائل زینیہ، شرح منار، حاشیہ ہدایہ وغیرہ۔(۹۶۹ھ)

۵۱۔ برکلی محی الدین محمد بن پیر علی مؤلف طریقہ محمدیہ۔(۹۸۱ھ)

۵۲۔ مفتی ابوالسعود محمد بن محمد بن مصطفیٰ مفتی روم مؤلف حاشیہ ملامسکین۔(۹۸۲ھ)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

۵۳۔ مولانا حامد بن محمد قونوی مفتی مؤلف فتاویٰ حامدیہ۔(۹۸۵ھ)

۵۴۔ قاضی زادہ شمس الدین احمد مؤلف تکملہ فتح القدیر وغیرہ۔(۹۸۸ھ)

۵۵۔ تمرتاشی محمد بن عبداللہ بن احمد، مؤلف تنویر الابصار و معین المفتی و تحفۃ الاقران وشرح مواہب الرحمٰن وشرح زاد الفقیر وشرح وہبانیہ وغیرہ۔(۱۰۰۴ھ)

۵۶۔ قاضی ابوالفتح بلگرامی، قاضی بلگرام فقیہ (۱۰۰۱ھ)

۵۷۔ خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ، فقیہ محدث صوفی۔(۱۰۱۲ھ)

۵۸۔ ملا علی قاری نورالدین بن سلطان مؤلف نقایہ مرقاۃ وغیرہ۔(۱۰۱۴ھ)

۵۹۔ امام الاولیاء حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی، رضی اللہ عنہ، مکاتیب شریفہ میں آپ نے مذہب حنفیہ کا خوب انتصار فرمایا۔ وفات ۱۰۳۵ھ۔

۶۰۔ شیخ الہند حضرت عبدالحق محدث دہلوی مؤلف لمعات واشعۃ اللمعات وشرح سفر السعادۃ وغیرہ۔(۱۰۵۸ھ)

۶۱۔ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی آفتاب پنجاب فقیہ معقولی۔(۱۰۶۸ھ)

۶۲۔ شیخ حسن شرنبلالی مؤلف نورالایضاح و مراقی الفلاح۔(۱۰۹۱ھ)

۶۳۔ خیرالدین رملی بن احمد بن نورالدین علی بن زین العابدین مؤلف فتاویٰ خیریہ۔(۱۰۸۱ھ)

۶۴۔ حصکفی علاؤالدین محمد بن علی بن محمد صاحب، درمختار و درالملتقی وغیرہ۔(۱۰۸۸ھ)

۶۵۔ عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ ہند فتاویٰ عالمگیری اپنی نگرانی میں علماء کی ایک جماعت سے تالیف کرا کر پورے ہندوستان میں اس کو نافذ کیا۔(۱۱۱۸ھ) اردو ترجمہ ہو چکا ہے۔

۶۶۔ خواجہ معین الدین محمد بن خواجہ خاوند محمود نقشبندی مؤلف فتاویٰ نقشبندیہ۔

۶۷۔ ملا محب اللہ بہاری مؤلف مسلم الثبوت وغیرہ۔(۱۱۱۹ھ)

۶۸۔ ملا جیون شیخ احمد صدیقی مؤلف نورالانوار و تفسیر احمدی وغیرہ (وفات ۱۱۳۰ھ)

۶۹۔ ملا نظام الدین برہان پوری، عہد عالمگیری کے فقیہ، فتاویٰ عالمگیری کی مجلس تالیف کے صدر (۱۱۰۳ھ)

۷۰۔ ملا نظام الدین سہالوی بانی درس نظامیہ شارح مسلم الثبوت۔(۱۱۶۱ھ)

۷۱۔ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔(۱۱۷۶ھ)

۷۲۔ ملا مجد الدین مدنی فقیہ محدث معقولی، شاگرد ملا نظام الدین و شاہ ولی اللہؒ بانی مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ : ☆ قانونِ شریعت ہی کا دوسرا نام فقہِ اسلامی ہے ☆

۷۳۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ مؤلف تفسیر مالابد منہ۔(۱۲۲۵ھ)

۷۴۔ بحر العلوم عبد العلی لکھنوی، مؤلف رسائل الارکان وغیرہ۔ وفات ۱۲۲۶ھ۔

۷۵۔ امام الہند شاہ عبد العزیز محدث صاحب فتاویٰ عزیزیہ۔ ۱۲۳۹ھ۔

۷۶۔ علامہ طحطاوی سید احمد مفتی، محشی درمختار ومراقی الفلاح وفات ۱۲۴۳ھ۔

۷۷۔ علامہ شامی سید محمد امین المشہور بابن عابدین مؤلف ردالمحتار وتنقیح فتاویٰ حامدیہ وغیرہ ۱۲۵۲ھ۔

۷۸۔ مفتی بغداد آلوسی زادہ محمود بن عبد اللہ، فقیہ، مفسر مؤلف روح المعانی۔(۱۲۷۰ھ)

۷۹۔ مفتی عنایت احمد مؤلف محاسن العمل ضمان الفردوس وغیرہ۔ وفات ۱۲۷۹ھ۔

۸۰۔ مفتی صدر الدین: صدر الصدور دہلی، مؤلف منتہی المقال وغیرہ۔(۱۲۸۵ھ)

۸۱۔ مولانا کرامت علی جون پوری، فقیہ، صوفی مؤلف مفتاح الجنہ۔(۱۲۹۰ھ)

۸۲۔ مفتی سعد اللہ مؤلف فتاویٰ سعدیہ۔(۱۲۹۴ھ)

۸۳۔ مفتی اسد اللہ، مفتی فتح پور، صدر الصدور جونپور۔(۱۳۰۰ھ)

۸۴۔ مفتی عبد الرحمٰن سراج مفتی مکہ مکرمہ۔

۸۵۔ مولانا عبد الحیٔ، فرنگی محلی لکھنوی، مؤلف حاشیہ ہدایہ حاشیہ شرح وقایہ سعایہ، مجموعہ فتاویٰ (۱۳۰۴ھ)

۸۶۔ مولانا ارشاد حسین رامپوری، مؤلف انتصار الحق وفتاویٰ رشیدیہ۔(۱۳۱۱ھ)

۸۷۔ شمس العلماء مولانا ولایت حسین، مفتی مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

۸۸۔ مولانا رشید احمد گنگوہی، محدث فقیہ، صوفی، ۱۳۲۳ھ۔

۸۹۔ مفتی عزیز الرحمٰن صاحب فقیہ، صوفی، مفتی اعظم ہند دیوبند۔(۱۳۴۷ھ)

۹۰۔ مفتی عبد اللہ ٹونکی بہاری، فقیہ ومفتی، صدر مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

۹۱۔ مفتی لطف اللہ علیگڑھی، استاد العلماء فقیہ۔(۱۳۳۴ھ)

۹۲۔ مولانا وکیل احمد سکندر پوری۔ مؤلف شرح الاشباہ

۹۳۔ مولانا محمد حسن سنبھلی محشی ہدایہ۔

۹۴۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی، فقیہ محدث صدر المدرسین مدرسہ دیوبند۔

۹۵۔ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی، مؤلف فتاویٰ رضویہ (۱۳۴۰ھ)

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

۹۶۔ مولانا عبدالودود صاحب، چاٹگامی، فقیہ مؤلف فتاویٰ درور یہ۔

۹۷۔ مولانا (۱) مشتاق احمد کانپوری، فقیہ، مؤلف حاشیہ ہدایہ، شرح مناسک قاری۔ (۱۳۵۹ھ)

۹۸۔ مولانا محمد جمیل صاحب انصاری، مفتی مدرسہ عالیہ کلکتہ۔ (۱۳۶۰ھ)

۹۹۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب مؤلف مخزن الفتاویٰ۔ (۱۳۶۲ھ)

۱۰۰۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، فقیہ صوفی، مؤلف فتاویٰ امدادیہ۔ (۱۳۶۳ھ)

۱۰۱۔ مولانا محمد سہول صاحب مفتی مدرسہ دیوبند

۱۰۲۔ مفتی محمد کفایت اللہ صاحب، مفتی اعظم ہند۔ (۱۳۷۲ھ)

ان بزرگوں کے علاوہ اور بہت سے فقہائے کرام گزرے ہیں۔ اللہ ان تمام پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ رحمہم اللہ رحمۃً واسعۃً۔

اصول فقہ

فروغ دانش ما از قیاس ست قیاس ما تقدیر حواس است

قرآن حکیم افلا تعقلون، لقوم یعقلون اور لعلکم تعقلون۔ متعدد بار فرما کر عقل کی طرف رجوع کرنے کی بار بار دعوت دیتا ہے۔ یہی عقل اللہ کی وہ عظیم القدر نعمت ہے جو اشرف المخلوقات انسان کو دوسرے تمام مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے، اسی عقل کے ذریعہ انسان حواس خمسہ سے حاصل کی

۱۔ استاذی مولانا مشتاق احمد مرحوم و مغفور مدرسہ عالیہ کلکتہ کے فقیہ اول تھے، مؤلف نے علم فقہ مولانا مرحوم سے حاصل کیا۔ اجازت درس و افتاء کے بعد فقیر مؤلف ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۳ء تک جامع ناخدا میں افتاء و درس پر مامور رہا۔ ۱۹۴۳ء سے تقسیم ہند تک اس خدمت پر مدرسہ عالیہ کلکتہ سے وابستہ رہا۔ تقسیم ہند ۱۹۴۷ء کے بعد سے اب تک مدرسہ عالیہ ڈھاکہ کی خدمت درس و افتاء سے متعلق ہے، فقہ اور اصول میں مؤلف کی تالیفات حسب ذیل ہیں:

فقہ: فتاویٰ ۳ برکتیہ ۲۷ جلدوں میں بیس ہزار فتوؤں کا مجموعہ۔ الانصاح۔ ارکان اربعہ پر مختصر تین: کتاب موقوف الایذان والتبشیر، المسہلہ، رفع الغلغلۃ القرنی الکرہ اظہار حق، تخریج مسائل المجلۃ وغیرہ۔

اصول فقہ: لب الاصول فقہ میں مختصر تین، التنبیہ للفقیہ، مالا بہ للفقیہ، اداب السنتی، تحفۃ البرکتی وغیرہ۔ ۱۲ سید محمد عمیم الاحسان غفرلہٗ۔

☆ لا اجتہاد عند ظہور النص ☆ نص کی موجودگی میں اجتہاد جائز نہیں ☆

ہوئی چیزوں کو سمجھتا ہے اور ان میں باہم امتیاز کرتا ہے، پھر ان سے بہت ساری غیر معلوم چیزوں کا علم حاصل کرتا ہے، اسی تحصیل کا نام تعقل ہے اور حاصل شدہ معلومات معقولات کہلاتے ہیں۔

اگر اسی عقل سے وحی الٰہی کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھنے میں کام لیں تو وہ تفقہ فی الدین کہلاتا ہے، سمجھنے کے بعد ان سے جو معلومات دینی حاصل کریں وہی اجتہادی معلومات مسائل فقہیہ اور امور دینیہ ہیں۔ اس لئے امام سیوطی نے فقہ کی تعریف اس طرح کی ہے:

الفقه معقول من منقول

(منقول سے بذریعہ عقل حاصل کی ہوئی چیز فقہ ہے)۔

اس تعریف کے بموجب جملہ معلومات شرعیہ فقہ میں داخل ہیں، خواہ ان کا تعلق اعتقادیات سے ہو یا وجدانیات وعملیات سے ہو یہی وجہ ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی طرف منسوب عقائد سے متعلق مشہور کتاب کا نام فقہ اکبر ہے۔ عہد صحابہؓ کے ختم ہو جانے پر جب ہر علم نے صناعت کی صورت اختیار کر لی تو اعتقادیات سے متعلق معلومات کا نام علم کلام ہو گیا، وجدانیات نے تصوف کا علم پیدا کیا، عملیات سے متعلق حصے کا نام علم الفقہ ہوا، اب علم فقہ کی تعریف اس طرح مشہور ہوئی۔

العلم بالاحکام الشرعیة العملیة من ادلتها التفصیلیة

یعنی فقہ ان احکام شرعیہ عملیہ کے علوم کو کہتے ہیں جو تفصیلی دلائل سے حاصل کئے گئے ہوں۔

ظاہر ہے کہ جب تدوین فقہ کا خیال ہوا ہوگا اور ادلہ سے مسائل کے استنباط پر غور کیا جا رہا ہوگا، تو ان اسرار و رموز کی بھی ضرورت محسوس کی گئی ہوگی جن کے ذریعہ احکام کا استنباط کیا جا سکے۔ فرض و واجب حرام و حلال اور مباح و مکروہ کے درجے قائم کئے جا سکیں ان اصطلاحات کا معیار قائم ہو سکے وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح اصول فقہ کا مدون ہونا ناگزیر تھا۔

اغلب یہ ہے کہ تدوین فقہ کے ساتھ امام ابوحنیفہ نے اصول وضوابط کی طرف ضرور توجہ کی ہوگی، علامہ خضری مرحوم نے لکھا ہے کہ امام ابو یوسف اور امام محمد نے اصول فقہ پر کتابیں لکھیں، لیکن ہم کو ان کتابوں کا علم نہیں اور جو کچھ علم ہے وہ امام شافعی کا رسالہ اصول فقہ ہے جس کو انہوں نے کتاب الام کے مقدمہ کے طور پر تالیف کیا اور وہ عام طور پر ملتی ہے۔ اس لئے اس علم کا اصلی سنگ بنیاد اور عظیم القدر ذخیرہ بحث ہم اسی کو خیال کرتے ہیں۔

☆☆☆ میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید) ☆☆☆

امام شافعیؒ نے اپنی کتاب اصول فقہ میں کتاب و سنت، اوامر نواہی، درجۂ حدیث، نسخ، علل احادیث، خبر واحد، اجماع، قیاس، استحسان، اجتہاد اور اختلاف وغیرہ کے متعلق چند مباحث تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ بنیاد کا قائم ہونا ہی تھا کہ فقہاء کرام کی ایک جماعت نے اس طرف توجہ کی اور نہایت تنقیح و تحقیق کے ساتھ مطول اور مختصر کتابیں لکھ کر اسلام کی بڑی خدمت کی۔

فن اصول پر جو کتابیں تالیف کی گئیں، ان کا طرز مختلف تھا، بعضوں نے متعلمانہ طریقہ پر کتابیں لکھیں، جن میں مؤلفین نے صرف قواعد کے بیان پر اکتفا کرتے ہوئے سارا زور استدلال اور ایراد و جواب پر صرف کیا اور بعضوں نے فقیہانہ طرز پر کتابیں تالیف کیں جن میں قواعد و اصول کے ساتھ ان کی مثالیں اور نظائر بھی بیان کئے، نکات فقہ بیان کرنے کے بعد ان پر مسائل کی تفریع بھی کی۔

متکلمین کی روش پر جو کتابیں تالیف کی گئیں، ان میں سے چار کتابیں نہایت بلند پایہ ہیں:

۱۔ کتاب البرہان، تالیف امام الحرمین (۴۷۸ھ)
۲۔ المستصفیٰ، تالیف امام غزالی۔ (۵۰۵ھ)
۳۔ کتاب العہد تالیف عبدالجبار معتزلی۔ (۶۵۵ھ)
۴۔ کتاب العہد۔ تالیف ابوالحسین بصری معتزلی۔ (۴۳۶ھ)

گویا یہ چار کتابیں اس فن کے ارکان ہیں:

متاخرین میں سے امام رازی (۶۰۶ھ) نے کتاب محصول اور سیف الدین آمدی (۶۳۱ھ) نے کتاب الاحکام میں گزشتہ چاروں کتابوں کا ملخص کیا، مگر دونوں کا طرز جداگانہ تھا۔ رازی کا میلان استدلال اور احتجاج کی جانب زیادہ رہا۔ آمدی کی توجہ تحقیق مذاہب اور تفریع مسائل کی جانب زیادہ رہی۔ پھر امام رازی کے شاگرد سراج الدین ارموی نے محصول کا اختصار کتاب تحصیل میں اور تاج الدین ارموی نے کتاب حاصل میں کر دیا۔ پھر شہاب الدین قبروانی ۶۸۴ھ نے ان دونوں کتابوں سے چند مقدمات اور قواعد اقتباس کر کے ایک کتاب بنام تنقیحات تالیف کی۔ اسی طرح قاضی بیضاوی (۶۸۵ھ) نے منہاج نامی کتاب لکھی۔ ابن ماجب (۶۴۶ھ) نے کتاب الاحکام کا اختصار کیا اور مختصر کبیر نام رکھا، پھر اس کے اختصار کا نام مختصر صغیر رکھا۔

فقیہانہ طرز پر زیادہ تر حنفیہ نے کتابیں لکھیں، اس سلسلے میں قدیم ترین کتاب

ابوبکر جصاص (۳۷۰ھ) کی کتاب الاصول ہے۔

ابوزید دبوسی (۴۳۰ھ) کی کتاب الاسرار اور تقویم الادلہ اس فن میں نہایت عمدہ کتابیں ہیں، چنانچہ قیاس کے متعلق شرح وبسط کے ساتھ اس قدر مباحث لکھے کہ اس فن کو مہذب کر کے درجہ تکمیل تک پہنچا دیا اور اس کی اساس و بنیاد کو نہایت مستحکم کر دیا۔

متاخرین حنفیہ میں فخر الاسلام بزدوی کی کتاب الاصول نہایت مستند کتاب ہے اور اب اس فن میں اساس و بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے، اس کی سب سے اچھی شرح عبدالعزیز بخاری نے لکھی جس کا نام کشف الاسرار ہے، اور وہ متداول ہے۔

امام سرخسی نے بھی اصول کی کتاب بہت ضخیم لکھی ہے۔ امام احمد ابن الساعاتی (۶۹۴ھ) اصول میں قواعد اور البدائع دو کتابیں لکھیں۔ انہوں نے احکام آمدی اور اصول بزدوی دونوں کو یکجا کر دیا۔ جس سے عمدگی میں ان کی کتاب البدائع کی حیثیت دو بالا ہوگئی اس لئے کہ متکلمانہ اور فقیہانہ دونوں طرز کو یہ حاوی ہے۔

حافظ الدین النسفی کی کتاب المنار مختصر متن جو اصول بزدوی کا ملخص ہے مشہور و متداول ہے، اس کی شرح نور انی نواز تالیف ملا جیون تمام مدارس میں داخل درس ہے۔

جلال الدین خبازی نے اصول فقہ میں المغنی لکھی جس کی شرح سراج الدین ہندی (۷۷۳ھ) نے لکھی۔

تحریر ابن ہمام اور توضیح صدر الشریعہ بھی اس فن میں مشہور کتابیں ہیں، تحریر میں بدیع کی توضیح کی گئی ہے اور مؤلف نے اپنی ذاتی تحقیقات کا بھی اس میں اضافہ کر دیا اور توضیح حقیقت میں کشف بزدوی کی تنقیح ہے اور اس کے ساتھ محصول اور مختصر ابن حاجب کے چند مباحث بھی ضم کئے گئے ہیں۔ علامہ تفتازانی نے توضیح کی شرح لکھی، جس کا نام التلویح ہے توضیح اور تلویح دونوں مشہور اور متداول ہیں۔

ہندو پاک میں اصول کی جو کتابیں اس وقت سلسلہ درس میں داخل ہیں، ان سے قاضی محب اللہ کی مسلم الثبوت عالی رتبہ کتاب سمجھی جاتی ہے۔ یہ تحریر ابن ہمام، مختصر ابن حاجب اور منہاج بیضاوی سے ماخوذ ہے اور بعض مقامات میں فاضل مصنف نے اپنے اقوال کا بھی اضافہ کیا ہے، اس کی سب سے بہتر شرح بحر العلوم نے لکھی، اس کا نام فواتح الرحموت ہے جو مشہور و متداول ہے۔

☆ الاجتہاد لا ینقض بالاجتہاد ☆ اجتہاد اجتہاد کے ساتھ باطل نہیں ہوگا ☆

خاتمہ

ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ایک منبع کی سی ہے جس سے علوم کے سرچشمے پھوٹے، صحابۂ کرام نے اس کا پانی دور تک پھیلایا، ائمہ کرام نے اس پانی کو دریا نہر تالاب اور حوضوں میں جمع کر دیا، امت مسلمہ اس سے سیرابی حاصل کرتی رہی کئی صدی کے بعد امتداد زمانہ سے پانی کے وہ خزانے چار بڑے خزانوں میں سمٹ آئے اور امت مسلمہ کی شادابی کا سہارا بنے۔

مؤرخ ابن خلدون کا بیان آپ پڑھ چکے ہیں، اب امامِ ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ کا الہامی ارشاد سنئے، فرماتے ہیں:

بے شائبہ تکلف و تعصب گفته میشود که نورانیت این مذهب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریائے عظیم می نماید و سائر مذاهب در رنگ حیاض و جدال بنظرمی در آهند و بظاهر هم که ملاحظه نموده می آید سواد اعظم ازاهل اسلام متابعان ابی حنیفه اند علیهم الرضوان۔

(مکتوبات شریف، مکتوب ۵۵، دفتر دوم)

بلا تکلف اور تعصب کہا جاتا ہے کہ مذہب حنفی کی نورانیت نظر کشفی میں بحر ذخائر کی شکل میں ظاہر ہوئی اور دوسرے تمام مذاہب حوض اور جداول کی صورت میں دکھائی دیئے اور ظاہر بھی یہی ہے جو دیکھا جاتا ہے کہ مسلمانوں کا سواد اعظم امام ابوحنیفہؒ کا پیرو ہے۔ علیہم الرضوان۔

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد واله و اصحابه و اتباعه وسلم تسلیماً کثیرا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عمدہ لکھائی ــــــــــ بہترین چھپائی
مسودہ دیجئے ــــــــــ کتاب لیجئے
جمیل برادرز
ناظم آباد نمبر ۲ موبائل: 0320-2026858